

## ۱۔ شرح :

محبوبوں کی بزم میں کلام  
لبوں سے آزر دہ اور

دکھی ہے۔ گویا لبوں

تک آنا نہیں چاہتا

یہ لوگ اتنے خوشامد

طلب ہیں، چا پلوسی

کے اتنے عادی ہیں

کہ ہم تنگ آگئے ہیں

خوشامد طلبی کا مطلب

یہ ہے کہ ان کی مجلس میں

کوئی ایسی بات زبان پر

ہے بزمِ بتاں میں سخن آزر دہ لبوں سے

تنگ آئے ہیں ہم، ایسے خوشامد طلبوں سے

ہے دورِ قدح وجہ پریشانی صہبا

یک بار لگا دو خُمِ مے میرے لبوں سے

رندانِ درِ میکدہ گستاخ ہیں، زاہد!

زہمار نہ ہونا طرف، ان بے ادبوں سے

بیدارِ وفا دیکھ کہ جاتی رہی آخر!

بہر حینِ مری جان کو تھارِ ربط لبوں سے

لاہی نہیں سکتے، بھوسپائی اور راستبازی پر مبنی ہو یا ان کے حسن کی تعریف

کریں گے یا معمولی نوازشوں کو اپنی خوش نصیبی قرار دیں گے یا ان کے ظلم و جور

کی مدح و ستائش کریں گے۔ غرض وہی باتیں زبان پر آئیں گی، جو ان کے لیے

خوشی اور ان کی خوشنودی کا باعث ہوں، اس وجہ سے کوئی بات بے تکلف

لبوں تک نہیں آتی۔ اسے کھینچ تان کر ہی لانا پڑتا ہے۔

محبوبوں کے تعلق میں بھی اس شعر کی موزونیت محتاجِ تشریح نہیں، لیکن

کم ظرف اور خود غرض حاکموں کی مجلس کے تعلق میں تو یہ بہر اعتبار سے موزوں و

بر محل ہے۔

۲۔ لغات۔ دورِ قدح : شراب پینے کا دور، جس میں پیالہ باری

باری ایک ایک میکش کے سامنے آتا ہے۔

صہبا : شراب۔